یہ ماتم سدا رہے یہ غم یہ عزا رہے
دلِ داعیِ ء فاطمہ خوش ہم سے ہوا کرے

پتھر کا کلیجہ ہو اِس غم سے پگھل جائے
اِن آنکھوں سے کیوں خوں کا دریا نہ اُبل جائے
اطفالِ حرم پیاسے اور دریا بہا کرے

عباس تیرے غم سے ٹوٹی ہے کمر شہ کی
کِس طرح اُٹھائینگے میت علی اکبر کی
خیمے میں پہنچ جائے سرور اب خدا کرے

شبیر کے ہاتھوں پہ دم توڑ گئے اصغر
کھودی ہے قبر چھوٹی کچھ سونچ میں ہے سرور
اِک باپ کلیجے کو کِس طرح جدا کرے

جب رن میں لگی برچھی اکبر کو کلیجے پر
خیمے میں گِری زینب بے حال ہوئے سرور
ہم شکلِ پیمبر ہے کوئی تو حیا کرے

زینب نے کہا بھائی کیا ہے یہ گھڑی آخر
یہ جان لٹانے کو ہے بہن تیری حاضر
سب چھوڑ چلے ہمکو اب ہم کیوں جیا کرے

شبیر تیرے ہاتھوں اُمت کی شفاعت ہے
آخر یہ عمل تیرا تو رب کی مشیت ہے
سجدے میں کٹے گردن اور لب سے دعا کرے

پامال ہوا لاشہ اور تن سے جدا سر ہے
بے دفن ہے ماں جایا سر نوکِ سناں پر ہے
چادر بھی نہیں سر پر زینب کیا فدا کرے

پہنے ہوئے زنجیریں گِرتے تھے سنبھلتے تھے
چُبھتے ہوئے خاروں سے کچھ پل جو ٹھہرتے تھے
دِر مارتے تھے ظالم عابد جو رُکا کرے

یہ شانِ عزاداری یہ زورِ بیانِ غم
اے سیف ہدیٰ سرور پُر جوش تیرا ماتم
تا حشر تیری مولیٰ رب طولِ بقا کرے

اِس فخر پہ جیتے ہیں مولیٰ تو ہمارا ہے
تیرے نام کی تسبیح ہے تیرا ہی سہارا ہے
تیرے نام سے ہر مشکل حل مشکل کشا کرے

محبوب رضا شہ کی مطلوب عطا شہ کی
یہ کلمۂ حق عابد تو جاں میں بسا اپنی
سو جاں سے فدائی نہ حق شہ کا ادا کرے